# صلوٰۃ التسبیح

## کے فضائل اور مسائل

اس نماز سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں

- کبیرہ
- صغیرہ
- جان کر کیے ہوئے
- بھول کر کیے ہوئے
- علانیہ کیے ہوئے
- چھپ کر کیے ہوئے
- اگلے
- پچھلے
- نئے
- پرانے

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

# فہرستِ مضامین



## وضاحت

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت میں کبیرہ گناہ کی معافی سے وہ گناہِ کبیرہ مراد ہے جو چھوٹے گناہوں میں بڑا ہو، معروف گناہِ کبیرہ مراد نہیں، کیونکہ گناہِ کبیرہ عام طور پر بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ (بذل المجهود ج:۲ ص:۲۷۶)
یوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کسی کے کبیرہ گناہ بھی معاف فرمادیں تو ان کی عنایت ہے۔

# تسبیح

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِـاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تمام عیبوں اور بُرائیوں سے پاک ہے اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی طاقت ہے اللہ کی مدد کے بغیر، جو بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔

ہدایت:- بعض احادیث میں یہ مذکورہ کلمہ منقول ہے، اس لئے اس پورے کلمہ کو پڑھیں تو بہتر ہے، اگر دُشوار معلوم ہو تو "وَاللّٰہُ اَکْبَر" تک پڑھنا بھی کافی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ، اَمَّا بَعْدُ!

# صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

نفل نمازوں میں صلوٰۃ التسبیح بہت عظیم الشان نماز ہے جس کی بڑی فضیلت اور بڑا ثواب ہے، چھوٹے بڑے ہر قسم کے گناہوں کو مٹانے والی ہے، بڑے سے بڑے گناہگار کے لئے بخشش کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بہت ہی شفقت اور بڑی تاکید سے اس کی تعلیم دی ہے جو اِس نماز کی فضیلت و اہمیت کے لئے کافی ہے۔ اسی لئے علماءؒ، صلحاءؒ، محدثینؒ، فقہاءؒ اور صوفیاء کرامؒ اس کا اہتمام کرتے رہے ہیں اور دُوسروں کو اس کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ درج ذیل احادیث میں اس نماز کی فضیلت اور طریقہ مذکور ہے:۔

❋:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے میرے محترم چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں؟ (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان فائدے حاصل ہوں، وہ ایسا عمل ہے کہ) جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادیں گے اگلے بھی اور پچھلے بھی، پُرانے بھی اور نئے بھی، بھول چوک سے ہونے والے بھی اور دانستہ ہونے والے بھی، صغیرہ بھی اور کبیرہ بھی، ڈھکے چھپے بھی اور علانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے، اوراس کا طریقہ یہ ہے کہ): آپ چار رکعات نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دُوسری کوئی سورت پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہوجائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں:-

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

پھراس کے بعد رُکوع کریں اور رُکوع میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ پڑھیں، پھر رُکوع سے اُٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدہ میں چلے جائیں، اور اس میں بھی یہ کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدہ سے اُٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دُوسرے سجدہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دُوسرے سجدہ کے بعد بھی (کھڑے ہونے سے پہلے) یہ کلمہ دس دفعہ کہیں،

چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں، اور اسی ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتّر دفعہ کہیں۔ (میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں، اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں، اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ پڑھ ہی لیں۔

(معارف الحدیث بحوالہ سننِ ابی داوٗد وغیرہا)

ف:- اس حدیث سے واضح ہوا کہ نفل نمازوں میں صلوٰۃ التسبیح کا ایک خاص مقام اور درجہ ہے جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تحفہ، بخشش، عطیہ اور خوشخبری فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے بندہ کے اگلے پچھلے، نئے، پُرانے، جان بوجھ کر کیے ہوئے اور بلاارادہ کیے ہوئے، چھوٹے، بڑے، چھپ کر کیے ہوئے اور علانیہ کیے ہوئے سارے ہی گناہ معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ شخص دُنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ گناہگار ہو۔ اس لئے حسبِ سہولت اس نماز کو معمولاتِ زندگی میں شامل کرنا چاہئے۔

*:- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حبشہ بھیج دیا تھا، جب وہ وہاں سے واپس مدینہ منورہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے سے لگایا اور ان کی پیشانی کا بوسہ دیا اور فرمایا: میں تمہیں ایک (خاص) چیز دُوں، ایک خوشخبری سناؤں، ایک بخشش دُوں، ایک تحفہ دُوں؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور دیجئے!

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار رکعات نماز پڑھو (مراد صلوٰۃ التسبیح ہے جس کی تفصیل اُوپر کی حدیث میں گزری)۔

*:- حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں فرمایا:-

چار رکعات کی نیت باندھ کر پہلے تکبیرِ تحریمہ کہیں پھر "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ" پڑھیں، پھر پندرہ دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھیں، پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں، پھر دس دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھ کر رُکوع میں جائیں، رُکوع میں ان تسبیحات کو دس مرتبہ پڑھیں، پھر قومہ میں دس مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ میں دس دفعہ پڑھیں، پھر جلسہ میں دس دفعہ پڑھیں، پھر دُوسرے سجدہ میں دس دفعہ پڑھیں، اسی ترتیب سے چار رکعات پوری کریں۔ اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ تسبیحات ہوگئیں، ہر رکعت کے شروع میں یہ تسبیحات پندرہ دفعہ پڑھیں پھر قراءت کریں گے، پھر دس دفعہ ان تسبیحات کو پڑھیں۔

اگر رات کو کوئی شخص یہ نماز پڑھے تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اس کو دو دو رکعت کر کے پڑھے، اور اگر دن میں پڑھے تو پھر اختیار ہے، چاہے ایک سلام سے پڑھے اور چاہے تو دو سلاموں سے پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے یہ بھی فرمایا کہ رُکوع اور سجدے میں

پہلے تین دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" اور "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھیں، اس کے مذکورہ تسبیحات پڑھیں۔

ان سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر اس نماز میں سجدۂ سہو پیش آئے تو کیا اس کے دونوں سجدوں میں بھی دس دس دفعہ یہ تسبیحات پڑھیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ ان کی مجموعی تعداد تین سو دفعہ ہے جو سجدۂ سہو میں پڑھے بغیر پوری ہو جاتی ہے۔ (ترمذی شریف ج:۱ ص:۶۴)

اس حدیث سے بھی صلوٰۃ التسبیح کی خاص ترغیب معلوم ہوئی لہٰذا اس نماز کے پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

*:- حضرت عبدالعزیز بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اُونچے درجے کے ہیں، وہ فرماتے ہیں: جو شخص جنت کا طالب ہو، اس کو صلوٰۃ التسبیح ضرور پڑھنی چاہئے۔

*:- حضرت ابوعثمان زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غموں اور مصیبتوں کے وقت میں نے صلوٰۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا، یعنی اس کے پڑھنے سے رنج وغم اور مصیبتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ (معارف السنن)

ف:- رنج وغم اور تمام مصائب سے نجات ملنا ہر شخص کے دِل کی آواز ہے، اور جنت کا طالب ہر مؤمن ہے، لہٰذا صلوٰۃ التسبیح کا معمول بنانا چاہئے تاکہ یہ مقاصد حاصل ہوں، جو کرے گا وہ پائے گا، محض سوچنے سے کیا ہوگا؟

*:- حضرت عبداللہ بن مبارکؒ صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے، اور

یہی صلحاء کا طریقہ رہا ہے کہ اس نماز کو ایک دُوسرے سے لیا کرتے تھے، یعنی ایک دُوسرے سے اس کو سیکھتے، حاصل کرتے اور اس کا معمول بنایا کرتے تھے۔ (بذل المجهود)

❋:- شامیہ میں ہے کہ صلوٰۃ التسبیح میں بہت زیادہ ثواب ہے، اور اس میں بعض محققین کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی عظیم فضیلت سن کر بھی اگر کوئی اس کو چھوڑے رکھے تو وہ دین کی ناقدری کرنے والا ہی ہوگا۔ (ج:١ ص:٥٠٨)

## صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا وقت

جن اوقات میں نفل نمازیں ادا کرنا مکروہ اور منع ہے جیسے صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک اور عصر کے فرضوں کے بعد سے غروبِ آفتاب تک اور عین طلوعِ آفتاب، زوال اور غروب کے وقت اس نماز کو پڑھنا ناجائز ہے، ان کے علاوہ دن اور رات کے باقی تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے۔ البتہ زوال کے بعد یعنی جب دوپہر کو آفتاب ڈھل جائے، اُس وقت ظہر سے پہلے یہ نماز پڑھنا بہتر ہے، اگر اس وقت کسی وجہ سے نہ پڑھی جاسکے تو جس وقت ممکن ہو، رات میں یا دن میں اس کو پڑھا جاسکتا ہے۔ (شامیہ)

اس نماز کو روزانہ پڑھنا چاہئے، یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعہ کو یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے، یہ بھی نہ ہوسکے تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے، یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے، یہ بھی نہ

ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ (حدیثِ بالا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر جمعہ کو زوال کے بعد، نمازِ جمعہ سے پہلے یہ نماز پڑھا کرتے تھے، اس نماز کے بارے میں یہی درمیانی درجہ ہے لہٰذا ہر جمعہ کو زوال کے بعد صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا معمول بنانا چاہئے۔ (ارشاد الساری)

## صلوٰۃ التسبیح کی خاص تسبیح

صلوٰۃ التسبیح میں درج ذیل کلمہ تین سو بار پڑھا جاتا ہے، اس کو زبانی یاد کرلیں تاکہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنا آسان ہوجائے، وہ کلمہ یہ ہے:۔

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ.

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک ہے، اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔

بعض روایات میں مذکور چار کلموں کے ساتھ "لَا حَوْلَ" کا ذکر بھی آیا ہے، لہٰذا اس کو بڑھا لیا جائے تو بہتر ہے۔ (ارشاد الساری)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

ترجمہ:۔ نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔

# صلوٰۃ التسبیح کی سورتیں

صلوٰۃ التسبیح کی چاروں رکعات میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت متعین نہیں ہے، جو سورت چاہیں پڑھیں، یا جو سورتیں یاد ہوں پڑھ لیں ہر طرح جائز ہے، البتہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس میں یہ سورتیں پڑھنا منقول ہے۔ پہلی رکعت میں اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ، دُوسری رکعت میں وَالْعَصْرِ، تیسری رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، اور چوتھی رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ (شامیہ)

بعض روایتوں میں یہ سورتیں بھی آئی ہیں: اِذَا زُلْزِلَتِ، وَالْعٰدِیٰتِ، اِذَا جَآءَ اور سورۂ اِخلاص (مظاہرِ حق)، اس لئے صلوٰۃ التسبیح میں کبھی کبھی ان سورتوں کو پڑھ لیا کریں۔

بعض علماء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف اور سورۂ تغابن کو صلوٰۃ التسبیح میں پڑھنا افضل ہے۔ (شامیہ)

# صلوٰۃ التسبیح کی نیت

صلوٰۃ التسبیح کی نیت اس طرح ہے: یا اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعات ادا کرتا ہوں، اَللّٰہُ اَکْبَر۔

# صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ

احادیث میں صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کے دو طریقے بتائے گئے ہیں،

ایک طریقہ وہ ہے جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلقین فرمایا ہے، اور ایک طریقہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، یہ روایات ترمذی شریف میں موجود ہیں، ان طریقوں میں بعض علماء کرامؒ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقہ کو افضل قرار دیا ہے اور بعض حضرات نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے طریقہ کو ترجیح دی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کبھی ایک طریقہ پر عمل کریں اور کبھی دُوسرے طریقہ پر۔ (شامیہ وارشاد الساری)

یہاں اس نماز کے ادا کرنے کے دونوں طریقے الگ الگ لکھے جاتے ہیں:-

## صلوٰۃ التسبیح کا پہلا طریقہ

صلوٰۃ التسبیح کا پہلا طریقہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، انہیں یہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمایا تھا، جیسا کہ شروع حدیث میں گزرا۔

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعات کی نیت باندھ کر پہلی رکعت میں کھڑے ہوکر سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ، اَعُوْذُ بِاللہِ، بِسْمِ اللہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد رُکوع میں جانے سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں پھر رُکوع میں جائیں، اور رُکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر قومہ میں سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد دس

مرتبہ پڑھیں، پھر پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ پڑھیں، پھر پہلے سجدہ سے بیٹھ کر جلسہ میں دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر دُوسرے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر دُوسرے سجدہ سے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر بیٹھ جائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر بغیر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے دُوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں، پھر اسی طرح دُوسری، تیسری اور چوتھی رکعت مکمل کریں۔

٭:- دُوسری اور چوتھی رکعت کے قعدہ میں پہلے دس مرتبہ تسبیح پڑھیں اور پھر التحیات پڑھیں۔ (عمدۃ الفقہ)

سہولت کے لئے یہ طریقہ نقشہ کی شکل میں لکھا جاتا ہے:-

| پہلی رکعت میں | تسبیحات کی تعداد |
|---|---|
| سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، بِسْمِ اللّٰہِ، سورہٗ فاتحہ اور سورت کے بعد رُکوع سے پہلے | ۱۵ مرتبہ پڑھیں |
| پھر رُکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| پھر قومہ میں | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| پھر پہلے سجدہ میں | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| پھر جلسہ میں | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| پھر دُوسرے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| پھر دُوسرے سجدے سے بیٹھ کر | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| | ۷۵ |

❊:- اسی ترتیب سے چاروں رکعات میں تسبیح پڑھیں، اس طرح چار رکعات میں کل تسبیحات تین سو مرتبہ ہو جائیں گی۔

❊:- دُوسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات دس مرتبہ التحیات شروع کرنے سے پہلے پڑھیں گے پھر التحیات پڑھیں گے۔ (عمدۃ الفقہ)

باقی چار رکعات میں کوئی فرق نہیں۔

# صلوٰۃ التسبیح کا دُوسرا طریقہ

یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اور وہ اس نماز کو اس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے:-

پہلی رکعت میں کھڑے ہو کر سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنے کے بعد مگر اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر، رُکوع میں جانے سے پہلے دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر رُکوع میں سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، رُکوع سے اُٹھ کر قومہ میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر پہلے سجدہ میں سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر پہلے سجدہ سے اُٹھ کر جلسہ میں دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر دُوسرے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

❊:- اسی ترتیب سے دُوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیح

پڑھیں تاکہ چاروں رکعات میں کل تسبیح تین سو مرتبہ ہوجائے۔

❊:- دُوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں گے، اور تیسری رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے بعد مگر اعوذ باللہ سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھیں گے۔

سہولت کے لئے یہ طریقہ بھی نقشہ کی شکل میں لکھا جاتا ہے:-

| پہلی رکعت میں | تسبیحات کی تعداد |
|---|---|
| سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے بعد اعوذ باللہ سے پہلے | ۱۵ مرتبہ پڑھیں |
| سورۂ فاتحہ اور سورت ملانے کے بعد رُکوع میں جانے سے پہلے | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| رُکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| قومہ میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| پہلے سجدہ سے بیٹھ کر جلسہ میں | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| دُوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد | ۱۰ مرتبہ پڑھیں |
| دُوسرے سجدہ کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر کھڑے ہوجائیں | ۷۵ |

اس ترتیب سے باقی رکعات ادا کریں، اس طرح ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ اور چار رکعات میں ۳۰۰ بار تسبیح پڑھیں۔

❊:- دُوسری اور چوتھی رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ

بِاللہ نہیں ہے اس لئے ان رکعتوں میں کھڑے ہوتے ہی ۱۵ مرتبہ تسبیحات پڑھیں، اس کے بعد بِسمِ اللہ پڑھ کر باقی رکعت پہلی رکعت کی طرح پوری کریں۔ البتہ تیسری رکعت کے شروع میں چونکہ سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوذُ بِاللہِ پڑھنا افضل ہے، لہٰذا انہیں پڑھ کر ۱۵ مرتبہ تسبیح پڑھیں اور پھر باقی رکعت پوری کریں۔

## چھوٹی صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح مشہور تو یہی ہے جس کی تفصیل اُوپر لکھی گئی، بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو دینی اور دُنیاوی مقاصد پورے ہونے کے لئے مجرّب ہے اور مشائخ نے "چھوٹی صلوٰۃ التسبیح" اس کا نام رکھا ہے، اس کی صورت یہ ہے:-

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو وہ نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دُعا مانگیں گی وہ قبول ہوگی، وہ کلمات یہ ہیں:-

سُبحَانَ اللہ دس مرتبہ (پڑھیں)

اَلحَمدُ لِلّٰہ دس مرتبہ (پڑھیں)

اَللہُ اَکبَر دس مرتبہ (پڑھیں)

(اس حدیث کو امام احمدؒ نے "مسند" میں، ترمذیؒ نے "بابُ مَا

جَاءَ فِیْ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْح“ میں، اورنسائیؒ نے ”سنن“ میں، ابنِ خزیمہؒ وابنِ حبانؒ نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں، اور حاکمؒ نے ”مستدرک“ میں روایت کیا ہے۔)

ف:- علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کونقل کرکے فرمایا کہ اس کی سند حسن یا صحیح ہے، یعنی یہ حدیث معتبر ہے، اس کے بعد فرمایا: اس کے فوائد جب ملیں گے جبکہ نماز میں ان کلمات کے معانی کا بھی دھیان رکھا جائے، محض زبان کی حرکت نہ ہو۔

ف:- اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس، دس مرتبہ جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر ہے، نماز کے اندر اُن کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرّر نہیں ہے، اور علماء ومشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا، اس لئے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے جس رکن میں چاہے ان کو پڑھے یا التحیات کے آخر میں پڑھ لے۔

(خلاصہ از ”نجات المسلمین“ لسیّدی ومولائی مفتیٔ اعظم پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

جولوگ بڑی صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو وہ آسانی سے چھوٹی صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بلکہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں اور پھر اپنی مغفرت وبخشش اور دیگر اچھے مقاصد میں کامیابی کی دُعا مانگ سکتے ہیں، لہٰذا اسی کو اپنے عمل میں لے لیں۔

# صلوٰۃ التسبیح کے مسائل

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتیں ہیں اور ان چار رکعات کو ایک سلام سے پڑھنا بہتر ہے، اور اگر دو سلام سے پڑھیں تب بھی دُرست ہے۔ (عمدۃ الفقہ) یعنی صلوٰۃ التسبیح کو دو، دو رکعت الگ الگ دو سلام سے ادا کرنا بھی جائز ہے۔ جو شخص بیمار ہو یا کمزور ہو یا وقت کم ہو تو ایسے لوگ اس سہولت سے فائدہ اُٹھائیں۔

❊:۔صلوٰۃ التسبیح کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے، لیکن بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے، کیونکہ یہ نفل نماز ہے اور نفل نماز بلاعذر بھی بیٹھ کر پڑھنا دُرست ہے، گو بلاعذر بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب کم ہے۔

❊:۔صلوٰۃ التسبیح کے پہلے طریقہ کے مطابق پہلی اور تیسری رکعت کے دُوسرے سجدہ کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بعد بغیر اللہ اکبر کہے کھڑے ہوں گے۔ البتہ دُوسرے طریقہ میں چونکہ دُوسرے سجدہ کے بعد تسبیح نہیں ہے، اس لئے اس میں اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہوں گے۔

❊:۔صلوٰۃ التسبیح میں جو کلمہ پڑھا جاتا ہے اس کو زبان سے ہرگز نہ گنیں ورنہ نماز فاسد ہوجائے گی، البتہ اُنگلیاں کھول کر اور بند کر کے گننا یا

تسبیح ہاتھ میں لے کر گننا جائز ہے، مگر مکروہ ہے۔

بہتر یہ ہے کہ دِل دِل میں شمار کریں، اگر یہ مشکل ہو تو اُنگلیاں اپنی جگہ رکھیں اور ہر تسبیح پر اُنگلی کو اسی جگہ دبا کر ذہن میں گنتی شمار کرلیں۔ (شامیہ)

*:- عام نمازوں کی طرح اگر صلوٰۃ التسبیح میں کوئی واجب سہواً رہ جائے یا کوئی اور ایسی صورت پیش آجائے جس میں سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے تو اس نماز میں بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا، البتہ سجدۂ سہو میں تسبیحات نہیں پڑھی جائیں گی کیونکہ اس نماز میں ۳۰۰ مرتبہ تسبیحات سے زیادہ پڑھنا ثابت نہیں۔ (ارشاد الساری)

البتہ کسی جگہ کی تسبیح رہ گئی ہو یا کم پڑھ لی ہو اور اب تک وہ تعداد پوری نہ کی ہو تو اُسے سجدۂ سہو میں پورا کرسکتے ہیں۔

*:- اگر کسی رکن میں تسبیح پڑھنا بھول جائیں یا کم ہوجائیں تو بہتر ہے کہ اس کے بعد دُوسرے رکن میں ان تسبیحات کو پڑھیں اور کمی کو پورا کریں، لیکن بھولی ہوئی تسبیح کی قضا رُکوع سے اُٹھ کر قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان والے جلسہ میں پوری نہ کریں، ان میں صرف ان ارکان کی تسبیح پڑھیں، ان کے بعد سجدہ میں بھولی ہوئی تسبیحات پڑھیں۔ مثلاً اگر رُکوع میں تسبیح پڑھنا بھول گئے تو رُکوع کی تسبیحات کو پہلے سجدہ میں پڑھیں۔ اسی طرح پہلے سجدہ کی تسبیح کو دُوسرے سجدہ میں ادا کریں۔ پہلی رکعت کے دُوسرے سجدہ کی تسبیحات کو دُوسری رکعت میں کھڑے ہوکر پڑھیں۔ اسی طرح تیسری رکعت کے سجدہ کی تسبیحات کو آخری قعدہ میں

التحیات سے پہلے پڑھیں۔ (شامیہ)

❊:- صلوٰۃ التسبیح مکروہ اوقات میں ادا کرنا منع ہے، ان کے سوا رات اور دن میں ہر وقت پڑھنا جائز ہے، البتہ زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے پڑھنا بہتر ہے۔ (ارشاد الساری)

❊:- یہ نماز روزانہ رات میں یا دن میں ایک مرتبہ یا ہفتہ میں ایک مرتبہ یا مہینہ میں ایک مرتبہ یا سال میں ایک مرتبہ پڑھنی چاہئے، ورنہ کم از کم پوری عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینی چاہئے، اور درمیانی درجہ یہ ہے کہ ہر جمعہ کو زوال کے بعد، نمازِ جمعہ سے پہلے اس کو پڑھنے کا معمول بنائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی معمول تھا۔

(ارشاد الساری)

صلوٰۃ التسبیح میں جو کلمہ پڑھا جاتا ہے اس کے آخر میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" کا اضافہ کرلیا جائے تو بہتر ہے۔ (ارشاد الساری)

## التحیات کے بعد کی دُعا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے التحیات کے بعد سلام سے پہلے یہ دُعا پڑھنا مروی ہے، اگر کوئی پڑھ سکے تو بہتر ہے، اگر یاد نہ ہو تو چھوڑنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (شامیہ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ

وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَخَافَةً تَحْجِزُنِیْ بِهَا عَنْ مَّعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَّکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا حُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ، رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

ترجمہ:- اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت والوں کی سی توفیق مانگتا ہوں اور یقین والوں کے عمل، توبہ والوں کا خلوص، صابرین کی پختگی، ڈرنے والوں کی کوشش، رغبت والوں کی سی طلب، پرہیزگاروں کی سی عبادت تاکہ میں تجھ سے ڈرنے لگوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے خوف کی درخواست کرتا ہوں جو تیری نافرمانی سے روک دے تاکہ میں تیری اطاعت سے ایسے عمل کرنے لگوں جن سے تیری رضا اور خوشنودی کا مستحق بن جاؤں اور تاکہ خلوص کی توبہ تیرے ڈر سے کرنے لگوں اور تاکہ میں مخلص ہو جاؤں اور آپ سے محبت کرنے لگوں اور تاکہ تیرے ساتھ حسنِ ظن

کی وجہ سے تجھ پر توکل کرنے لگوں، اے نور کے پیدا کرنے والے تیری ذات پاک ہے، اے ہمارے ربّ! ہمیں کامل نور عطا فرما اور تو ہماری مغفرت فرما، بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں، اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے درخواست قبول فرما۔ (شامیہ)

## اہلِ علم کے لئے

بعض علماء کرام صلوٰۃ التسبیح کی نماز کو دُرست نہیں سمجھتے، بلکہ بعض تو اسے ''موضوع'' تک سمجھتے ہیں، حالانکہ ''موضوع'' والا قول اس بارے میں علمی لحاظ سے مرجوح اور غیر معتبر ہے، صحیح اور راجح قول یہی ہے کہ صلوٰۃ التسبیح صحیح حدیث سے ثابت ہے، اس بارے میں ''معارف السنن'' میں محدثِ عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نے بہت مفصل اور مدلل علمی اور فنی بحث فرمائی ہے، ذیل میں پہلے اس کا اُردو میں خلاصہ لکھا جاتا ہے پھر ان کی کتاب سے ان کے الفاظ میں پوری بحث عربی الفاظ میں نقل کی جائے گی تاکہ اہلِ علم اس سے استفادہ کرسکیں۔

## صلوٰۃ التسبیح کا صحیح حدیث سے ثبوت

صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں جو احادیث منقول ہیں وہ تعداد کے

اعتبار سے دس سے زیادہ ہیں جو درج ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہیں:-

۱:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

۲:- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۳:- حضرت عباس رضی اللہ عنہ

۴:- حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ

۵:- حضرت انس رضی اللہ عنہ

۶:- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ

۷:- حضرت علی رضی اللہ عنہ

۸:- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

۹:- حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۱۰:- ایک انصاری صحابیؓ جن کے نام میں اختلاف ہے۔

ان احادیث میں سب سے زیادہ مشہور اور سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ صحیح اور معتبر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، اس کے علاوہ دُوسری بعض احادیث کو کچھ محدثین نے ضعیف یا موضوع قرار دیا ہے، لیکن قدماء محدثین میں سے بڑے اور بہت سے جلیل القدر حضرات نے صلوٰۃ التسبیح کی حدیث کو ''صحیح'' یا کم از کم ''حسن'' قرار دیا ہے، اور ''موضوع'' ہونے کا قول ان میں سے کسی نے بھی اختیار نہیں کیا۔

چنانچہ درج ذیل محدثینؒ نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے:-

۱:- ابو علی بن سکنؒ ۲:- ابنِ خزیمہؒ

۳:- حاکمؒ ۴:- ابنِ مندہؒ

۵:- ابوبکر الآجریؒ ۶:- ابوبکر بن ابو داوٗدؒ

۷:- ابو موسیٰ المدینیؒ ۸:- دیلمیؒ

۹:- خطیبؒ ۱۰:- سمعانیؒ

۱۱:- ابوالحسن المصریؒ ۱۲:- ابوالحسن المقدسیؒ

۱۳:- بلقینیؒ ۱۴:- علائیؒ

۱۵:- زرکشیؒ

درج ذیل مشائخِ حدیث نے اس کو ''حسن'' قرار دیا ہے:-

۱:- ابن المدینیؒ، جو امام بخاریؒ و مسلمؒ کے شیخ ہیں۔

۲:- منذریؒ ۳:- ابن الصلاحؒ

۴:- نوویؒ ۵:- سبکیؒ

۶:- ابنِ حجرؒ

یہ سب حضرات حدیث میں امامِ فن اور ماہرِ فن ہیں اور جن کو اس فن میں مقتداء و امام مانا جاتا ہے، اس لئے ان کے مقابلے میں اس حدیث کو ضعیف یا موضوع کہنے والوں کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔

واضح رہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث کو ''موضوع'' کہنے والے علامہ ابنِ جوزیؒ، علامہ ابنِ تیمیہؒ اور ابنِ عبدالہادیؒ ہیں، اور یہ سب حنابلہ ہیں، لیکن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کو ''موضوع'' نہیں بلکہ

''ضعیف'' قرار دیا ہے، لیکن ان حضرات نے اپنے امام کے موقف سے بھی تجاوز کر کے اس کو ''موضوع'' تک کہہ دیا ہے، جیسا کہ جرح میں ان حضرات کا یہ مزاج مشہور ہے (جو ناقابلِ اعتبار ہے)۔

خلاصہ یہ کہ:۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں حدیث سند کے اعتبار سے ''صحیح'' یا ''حسن'' ہے، اس کو ''ضعیف'' یا ''موضوع'' کہنا معتبر نہیں۔

اور اگر بالفرض حدیث ''ضعیف'' بھی ہو تو بھی بابِ فضائل میں استدلال کا دار و مدار حدیث کی صحت پر نہیں ہوتا اور بابِ فضائل میں ضعیف حدیث بھی حجت ہوتی ہے۔

لہٰذا ایک ایسے مسئلہ میں جس کا تعلق فضائل سے ہو دس سے زیادہ احادیث کا مروی ہونا عمل کرنے والوں کے اطمینانِ قلب کے لئے کافی ہے، یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علماء و مشائخ نے اس نماز کو مستحب قرار دیا ہے، اور خود اس کے مطابق عمل کیا ہے، جن میں سرِفہرست حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

(خلاصہ از معارف السنن ج:۴ ص:۲۸۲ - ۲۸۵ و از اللآلی المصنوعة، التعقبات، التلخیص الحبیر، شرح المهذّب، المغنی، الترغیب، ردّ المحتار، تعلیقات علیٰ اٰثار السُّنن وغیرها)

اب ''معارف السنن'' کی عبارت ملاحظہ ہو:۔

## باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح

صلاۃ التسبیح، قال البیهقی: کان عبداللہ بن المبارک یصلیها، وتداولها الصالحون بعضهم عن بعض، وفی ذٰلک تقویة للحدیث المرفوع، وأقدم من روی عنه فعله أبوالجوزاء، أوس بن عبداللہ البصری من ثقات التابعین، أخرجه الدارقطنی عنه بسند حسن عنه، فکان یصلیها بالظهر بین الأذان والاقامة، وقال عبدالعزیز بن أبی داوٗد – وهو أقدم من ابن المبارک – : من أراد الجنة فعلیه بصلاۃ التسبیح، وقال أبو عثمان الحیری الزاهد: ما رأیت للشدائد والغموم مثل صلاۃ التسبیح.

ونص علٰی استحبابها من الشافعیة أبو حامد والمحاملی والجوبنی وابنه امام الحرمین والغزالی والقاضی حسین والبغوی والمستولی وزاهر بن أحمد السرخسی والرؤیانی وغیرهم. ومن الحنفیة صاحب "القنیة" وصاحب "الحاوی القدسی" وصاحب "الحلیة" وصاحب "البحر" وغیرهم. وللعلامة ابن طولون الدمشقی الحنفی فیها رسالة سماها "ثمر الترشیح فی صلاۃ التسبیح" وقد قال بعض المحققین بعظیم فضلها: لا یترکها الا متهاون بالدین. حکاه ابن عابدین. وقال أبو عبداللہ الحاکم فی "المستدرک" (۱-۳۱۹) بعد روایة حدیث ابن عمر فی صلاۃ التسبیح، ومما یستدل به لصحة هٰذا الحدیث استعمال الأئمة من أتباع التابعین الی عصرنا هٰذا ایاه، ومواظبتهم علیه، وتعلیمهن

الناس، منهم عبدالله ابن المبارك رحمة الله عليه. اهـ.

وممن ألف فيه من المحدثين: الحافظ أبو عبدالله ابن منده الأصبهاني والحافظ أبو موسى المديني والخطيب البغدادى كل أفردها بجزء مفرد. وصحح حديث ابن عباس فيها كما يأتي. والأحاديث المروية فيها تجاوز العشرة: من رواية عبدالله بن عباس والفضل وأبيهما العباس وأبي رافع وأنس وابن عمر وعلي ابن أبي طالب وأخيه جعفر وابنه عبدالله بن جعفر وأم سلمة والأنصارى - غير مسمى - وقيل: هو جابر بن عبدالله، وقيل: إنه أبو كبشة الأنمارى. تجدها مسرودة في "اللآلي المصنوعة". وأمثل هٰذه الأحاديث وأشهرها وأصحها اسنادا حديث ابن عباس، وموسى بن عبدالعزيز فيه وثقه ابن معين والنسائي وابن حبان، وأخرجه البخارى من طريقه في القراءة، وأخرج له في الأدب. وحديث أبي رافع فيه موسى بن عبيدة الربذى ضعفوه، ولكن ابن حبان ذكره في الثقات. وقال ابن سعد: ثقة وليس بحجة، وعسى أن يصلح مثله شاهدا لحديث ابن عباس. وأقول: وحديث عبدالله بن عمرو عند أبي داوٗد له طرق، وأحسنها طريق أبي داوٗد، وقد حسنها المنذرى، فيكفي شاهدا لحديث ابن عباس. علا أنه قد صححه الحاكم من غير طريق أبي داوٗد أيضا، ووافقه الذهبي في "تلخيصه" فقال: هذا اسناد صحيح لا غبار عليه اهـ. وحديث أنس الذى رواه الترمذى في الباب، الظاهر أنه

لا علاقة له بصلاة التسبيح كما ينبه عليه العراقي وابن حجر وغيرهما. والبقية لا تخلو عن ضعيف وساقط، وربما أفاد قوة اجتماعها وان كل آحادها ضعيفة، وصحة حديث ابن عباس وحده يكاد يكون كفيلا لصحة البقية والله أعلم. ولا شك أن الشريعة الغراء عينت أنواعها من الصلاة، وكل نوع ليس له أصل في الشريعة بدعة، ومن أحدثها من غير أصل ثابت.

والحديث فى صلاة التسبيح قد اختلفوا فيه، والخلاف غالبه فى حديث ابن عباس لا غير، والأقوال فيه وفى غيره تبلغ الى خمسة: الصحة، والحسن، والضعف، والوضع، والتوقف.

فالأول :- اختاره أبو على بن السكن وابن خزيمة والحاكم وابن منده وأبوبكر الآجرى وأبوبكر بن أبى داوُد وأبو موسى المدينى والديلمى صاحب "مسند الفردوس" وأبى بكر الخطيب وأبو سعد السمعانى صاحب "كتاب الأنساب" وأبو الحسن بن الفضل وأبو محمد عبدالرحيم المصرى شيخ المنذرى وأبو الحسن المقدسى وسراج الدين البلقينى وصلاح الدين العلائى شيخ الحافظ ابن حجر والبدر والزركشى، وكلهم من حفاظ الحديث وجهابذة الفن.

والثانى :- ذهب اليه ابن المدينى شيخ البخارى ومسلم بن الحاج والمنذرى وابن الصلاح والنووى فى "تهذيب الأسماء" وفى "الأذكار" والتقى السبكى وابن حجر فى "أمالى الأذكار"

وفی ”الخصال المکفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة“.

والثالث:- قال به أحمد بن حنبل والعقیلی وأبوبکر بن العربی وابـن تیـمیة فی قول وأبو الحجاج المزی والذهبی فی ”المیزان“ فـی تـرجـمة موسٰی بـن عبـدالـعزیز العدنی والنووی فی ”شرح المهذب“ (٤ - ٥٤) وابن حجر فی ”التلخیص الحبیر“.

والرابع:- قـاله ابن الجوزی فی ”موضوعاته“ وابن تیمیة ”فی الـمنهاج“ وابن عبدالهادی فی ”الأحکام“، وکلهم حنابلة تأثروا من امامهم أحمد بن حنبل، غیر أنهم لم یکتفوا بالتضعیف کامامهم بـل شـددوا النکیر علٰی حسب دأبهم، فحکموا علیه تارة بالوضع ومـرة بالکذب وأخری بالبطلان. وفی ”اللآلی المصنوعة“: وقال عـلـی بـن سعید بن أحمد بن حنبل: اسناده ضعیف، کل یروی عن عـمرو بـن مـالک، یعنی وفیه مقال. قلت: قد رواه المستمر بن الـریـان عن أبی الجوزاء، قال: من حدثک؟ قلت: مسلم یعنی ابن ابـراهیم. فقال المستمر: شیخ ثقة! وکأنه أعجبه. قال الحافظ ابن حـجـر: فـکـأن أحـمـد لم یبلغه الا من روایة عمرو بن مالک وهو الـنـکـری، فـلـما بلغه متابعة المستمر أعجبه، فظاهره أنه رجع عن تضعیفه اهـ. وعلٰی هٰذا لا تبقی لهم مسکة فی قول امامهم.

وأمـا الـخـامـس:- فـاختـاره الـذهـبـی عـلٰـی مـا حکی عنه ابن عبدالهادی.

وبـالـجـمـلـة لـم یـذهـب أحـد من قدماء المحدثین الٰی وضعه

وبطلانه، وانما ذهب جمهرتهم الى التصحيح أو التحسين، ولو كان ضعيفا لكفى حجة فى باب الفضائل. ويقول ابن قدامة فى "المغنى" فى خاتمة بحث صلاة التسبيح (١ - ٧٧٣): فالفضائل لا يشترط صحة الحديث فيها اهـ. وفيما ذكرنا من القائلين باستحبابها مقنع للعاملين وسكينة للهائمين والله ولى التوفيق. وهذا كله حررته ونقحته بضوء ما فى "اللآلى المصنوعة" و"التعقبات" كلاهما للسيوطى و "التلخيص الحبير" للحافظ و"شرح المهذب" للنوى و "المغنى" لابن قدامة و "الترغيب" للمنذرى و "رد المحتار" و "تعليقات الشيخ ظهير أحسن على آثار السنن" وغيرها من كتب الحديث والفقه بتلخيص والتقاط، ومن أراد مزيد البيان فليرجع الى الأولين، والله الموفق. وقد اضطرب كلام الحافظ فيه فحسنه فى "أماليه" وضعفه فى "التلخيص" (ص:١١٣) وقال: والحق أن طرقه كلها ضعيفة اهـ.

ثم ان صلاة التسبيح صفتين: أحدهما: ما روى فى الأحاديث المسندة. والثانية: ما اختاره عبدالله بن المبارك، وفى الأول جلسة الاستراحة بخلاف الثانية، واختارها صاحب "القنية" احترازا عن لزوم الجلسة الاستراحة. قال الشيخ: ان لهٰذه الصلاة شأن غير شأن سائر الصلوات، فالأولىٰ هى المختارة. قال الراقم: وعلىٰ هٰذه الصفة المشتملة علىٰ جلسة الاستراحة اقتصر فى "الحاوى القدسى" و "الحلية" و "البحر" وحديثها أشهر كما قال

ابن عابدين في "شرح الدر" واقتصر صاحب "القنية" على الثانية لموافقة المذهب، وهي المذكورة في "مختصر البحر" كما في "الكبيرى" و "رد المحتار". (معارف السنن)

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل وکرم اور محض اس کی توفیق وعنایت سے یہ کتابچہ ۷؍رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ بروز پیر بعد نمازِ عصر مسجدِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں باب السلام کے قریب شام پانچ بجے مکمل ہوا، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

آقائے دو جہاں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ حق تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں، اپنی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ بنائیں، مسلمانوں کو اس سے نفع اُٹھانے کی توفیق دیں اور اس حقیر کے لئے اس کو صدقۂ جاریہ بنائیں، آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ناکارہ بندہ
عبدالرؤف سکھروی غفرلہ الکریم
۷؍رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ